سلسلہ اشاعت:١٨

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور تمھیں جو کچھ رسول دیں، لے لو، اور جس سے روکیں، رک جاؤ (الحشر ۷)

فقہ شافعی میں بھی

ایک بکری کی قربانی

پورے گھر کی طرف سے کافی ہے

جمع وترتیب

مجاہد الاسلام سنابلی

مرکز الدعوة الاسلامیہ والخیریہ

• اسلامی کمپاؤنڈ، سونس، تعلقہ کھیڈ،
ضلع رتناگیری ۴۱۵۷۲۷
فون: 02356/262555

• بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینہ انگلش اسکول،
مہاڈ ناکہ، کھیڑ، ضلع: رتناگیری - ۴۱۵۷۰۹
فون نمبر: 02356 264455

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اسلام! ستمبر سنہ ۲۰۱۵ء عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز ھذا نے ایک پمفلٹ بنام ''کیا ایک بکری کی قربانی پورے گھر کی طرف سے کافی ہے''؟ چھپوا کر تقسیم کیا تھا، جس میں بڑے واضح انداز میں لکھا گیا تھا کہ ایک صاحب استطاعت آدمی کئی کئی جانور قربان کرسکتا ہے یا گھر کے ہر فرد کی طرف سے الگ الگ قربانی کرسکتا ہے کیونکہ یہ مال کا ضیاع نہیں ہے! بلکہ تقرب الٰہی کا ایک اہم ذریعہ ہے! لیکن عام مسلمان ویسی قربانی کریں جیسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے، یعنی ایک بکری پورے گھر کی طرف سے۔

دلیل میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث (ترمذی ۱۵۰۵ اور ابن ماجہ ۳۱۴۷) پیش کی گئی تھی اسمیں پوری وضاحت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی اپنی طرف سے، اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کیا کرتا تھا۔

اسی طرح مسئلے کی وضاحت اور تقویت کے لئے مزید سات اور دلائل پیش کئے گئے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم آجانے پر تمام مسلمان ''آمَنَّا وَصَدَّقْنَا'' کہتے، مگر کچھ کوتاہ علم اس سے اعراض کرتے ہوئے کہنے لگے یہ تو ہمارے مسلک کے خلاف ہے اس لئے ہم اس پر عمل نہیں کریں گے۔

ہم نے سوچا مسئلہ تو بڑا واضح ہے، ناصر الحدیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ''إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي'' یعنی جو بات صحیح حدیث میں ہے وہی میرا مذہب ہے (المجموع ۱/۶۳) اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو صحیح حدیث کے خلاف ہو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب نہیں ہوسکتا۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيهَا عَلَى حَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ

الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگ والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کا پیٹ سیاہ تھا، سیاہی میں بیٹھتا تھا اور آنکھوں کے اردگرد کا حصہ سیاہ تھا، چنانچہ اسے لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قربانی کریں آپ نے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا اسے پتھر سے تیز کرو، تو میں نے ایسا ہی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چھری لی اور مینڈھا پکڑا اور اسے زمین پر لٹادیا اور پھر اسے ذبح کرتے ہوئے فرمایا۔ بسم اللہ۔ اے اللہ! اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قبول فرما، پھر اسے قربان کیا (مسلم ۱۹۶۷)

فقہ شافعیہ کی کتابوں میں قربانی کو سنت کفایہ قرار دیا گیا ہے سنت کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر گھر کا ایک فرد قربانی کردے تو بقیہ گھر والوں کے لئے کافی ہے انھیں مزید قربانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۱: احمد بن الحسین بن احمد اصفہانی المتوفی سنہ ۵۹۳ لکھتے ہیں "عَلَى الْكِفَايَةِ إِنْ تَعَدَّدَ أَهْلُ الْبَيْتِ لحديث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قال كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فيأكلون ويطعمون" رواه ابن ماجه والترمذی، وقال: "حسن صحیح"۔

قربانی سنت کفایہ ہے اگرچہ گھر والے زیادہ ہوں اس کی دلیل حدیث ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہے، کہتے ہیں ہم ایک بکری کی قربانی کرتے تھے جسے آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ذبح کرتا تھا پس لوگ خود کھاتے اور کھلاتے تھے۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے (متن الغایہ والتقریب فی الفقہ الشافعی ص ۳۰۳)

دلیل نمبر ۲: سید عمر برکات الشامی البقاعی الشافعی المتوفی سنہ ۱۳۱۳ لکھتے ہیں "فی حَقِّنَا عَلَى الْكِفَايَةِ إِنْ تَعَدَّدَ أَهْلُ الْبَيْتِ" قربانی ہمارے لئے سنت کفایہ ہے اگرچہ گھر والوں کی تعداد زیادہ

ہو۔(فیض الالٰہ المالک الجزء الاول ص:۳۶۵)

دلیل نمبر ۳: سید البکری بن سید محمد شطا الدمیاطی، المتوفی سنہ ۱۳۱۰ لکھتے ہیں ”وتاکد عَلَی الکِفَایَۃ فلو فَعلَھَا وَاحِدٌ مِن اھل البیت کَفَت عَنھُم، وَإنْ سَنّتٌ لِکُلِّ مِنھُمْ“ صحیح اور متاکد بات اس سلسلے میں یہی ہے کہ قربانی سنت کفایہ ہے پس اگر گھر کا کوئی ایک فرد قربانی کردے تو تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ استطاعت ہونے پر ہر ایک کے حق میں مسنون بھی ہے۔(حاشیہ اِعانۃ الطالبین فتح المبین الجزء الثانی ص ۳۳۰)

بطور نمونہ صرف تین حوالے نقل کئے گئے ہیں جبکہ تمام کتب شافعیہ میں یہ بات موجود ہے کہ قربانی سنت کفایہ ہے، یعنی گھر کے کسی ایک فرد کی قربانی تمام گھر والوں کے لیے کافی ہے اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اختلاف اس امر میں ہے کہ ثواب صرف قربانی کرنے والے (مضحی) کو ملے گا یا گھر کے تمام افراد کو، اس میں فقہاء شوافع دو گروپ ہو گئے ہیں ایک گروپ کا کہنا ہے کہ ثواب صرف قربانی کرنے والے کو ملے گا بقیہ گھر والے کھائیں کھلائیں گے جبکہ کھانے کھلانے کا تعلق صرف گھر والوں ہی سے نہیں ہے، اڑوس پڑوس، رشتہ دار اور دوست احباب بھی کھانے اور کھلانے میں شریک ہوتے ہیں صرف مضحی کے لئے ثواب کو مخصوص کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے صرف قیاس ہے جبکہ دوسرا گروپ کہتا ہے کہ گھر والوں کو ثواب بھی ملے گا اور ان کے پاس واضح دلائل بھی موجود ہیں۔

پہلی دلیل: امام نووی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۶۷۶ھ مسلم کی حدیث ۱۹۶۷ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”وَاستَدَلَّ بِھٰذَا مَن جَوّزَ تَضحِیَۃَ الرَّجُلِ عَنہُ وَعَنْ أَھلِ بَیتِہِ، وَاشتِرَاکَھُم مَعَہُ فِي الثَّوَابِ، وَھُوَ مَذھَبُنَا وَمَذھَبُ الجُمھُور“ اس حدیث سے اس نے استدلال کیا ہے جس نے ایک آدمی کا اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربان کرنا، اور ان کا سب کا ایک ساتھ ثواب میں شامل ہونا جائز قرار دیا ہے یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور کا بھی مذہب ہے (شرح النووی علی مسلم ج۷ ص ۱۲۶)

دوسری دلیل: محمد بن محمد بن محمد الغزالی م سنہ ۵۰۵ لکھتے ہیں "وامام لقدر فالشَّاة لَا تجزِيْ إِلا عَنْ وَاحِدٍ وَلَوِ اشْتَرَكَ اثْنَانِ فِي شَاةٍ لَمْ يَجُز، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا ضَحَّى هٰذِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّةِ مُحَمَّدٍ، وهٰذا اشتراک فی الثواب وھو جائز" جہاں تک رہی مقدار کی بات تو ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے کفایت کرے گی اور اگر ایک بکری میں دو لوگ شریک ہوجائیں تو یہ درست نہیں ہے ہاں اللہ کے رسول ﷺ نے قربانی کے وقت جو یہ بات کہی تھی محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے تو یہ اشتراک فی الثواب کی قبیل سے ہے اور یہ جائز اور درست ہے۔ (الوسیط فی المذھب المجلد السابع ص ۱۳۸)

تیسری دلیل: شمش الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی م ۹۷۷) لکھتے ہیں "والشاة عَنْ وَاحِدٍ فَإِنْ ذَبَحَهَا عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِهِ أَوْ عَنْهُ وَأَشْرَكَ غَيْرَهُ فِي ثَوَابِهَا جَازَ، وَعَلَيْهِمَا حُمِلَ خَبَرُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ" بکری کی قربانی ایک آدمی کی طرف سے ہوتی ہے، اب اگر وہ اسے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ذبح کرے یا اپنی طرف سے ذبح کرے اور دوسروں کو ثواب میں شامل کرے تو یہ جائز ہے اور صحیح مسلم کی حدیث کو انہیں دونوں باتوں پر محمول کیا گیا ہے بیشک اللہ کے رسول ﷺ نے دو مینڈھے قربان کئے اور کہا اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔ (مغنی المحتاج الجزء السادس ص ۱۳۰)

چوتھی دلیل: شمش الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی م ۹۷۷) لکھتے ہیں "تَضْحِيَةُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ تَحْصُلُ بِهَا سُنَّةُ الْكِفَايَةِ لَهُمْ كَمَا مَرَّ وَإِنْ لَمْ يَصْدُرْ مِنْ بَقِيَّتِهِمْ إِذْنٌ، وَفِي زِيَادَةِ الرَّوْضَةِ عَنْ الْعُدَّةِ: لَوْ أَشْرَكَ غَيْرَهُ فِي ثَوَابِ أُضْحِيَّتِهِ وَذَبَحَ عَنْ نَفْسِهِ جَازَ"

گھر کے ایک آدمی کے قربانی کر دینے سے سنت کفایہ حاصل ہوجاتی

ہے،جیسا کہ بات گذر چکی ہے اگر چہ بقیہ لوگوں سے اجازت نہ لی ہو اور
''زِيَادَةِ الرَّوْضَةِ عَنِ الْعُدَةِ'' میں ہے کہ اگر آدمی دوسرے کو اپنی قربانی
کے ثواب میں شریک کرے اور قربانی اپنی طرف سے کرے تو یہ بھی جائز
ہے۔(مغنی المحتاج الجزء السادس ص ۱۴۲)

پانچویں دلیل: الشروانی م ۱۳۰۱ اور العبادی م ۹۲۲ لکھتے ہیں''
والشاة عَنْ وَاحِدٍ فقط اتِّفاقًا لَا عَنْ أَكْثَرَ بَلْ لَوْ ذَبَحا عنهما شاتَيْنِ
مُشاعتَيْنِ بَيْنَهما لَمْ يَجُزْ، لِأَنَّ كُلًّا لَمْ يَذْبَحْ شَاةً كَامِلَةً وَخبَرُ اللَّهُمَّ
هذا عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّةِ مُحَمَّدٍ مَحْمُولٌ عَلَى التَّشْرِيكِ فِي الثَّوَابِ وَهُوَ
جَائِزٌ وَمِنْ ثَمَّ قَالُوا لَهُ أَنْ يُشْرِكَ غَيْرَهُ فِي ثَوَابِ أُضْحِيَتِهِ وَظَاهِرُهُ
حُصُولُ الثَّوَابِ لِمَنْ أَشْرَكَهُ وَهُوَ ظَاهِرٌ إنْ كَانَ مَيِّتًا قِيَاسًا عَلَى
التَّصَدُّقِ عَنْهُ'' متفقہ طور پر ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے کافی
ہوگی ،زیادہ لوگوں کی طرف سے نہیں ہوگی ، بلکہ اگر دو لوگ شراکت
کے ساتھ دو بکریاں ذبح کرلیں تو بھی جائز نہ ہوگا، کیونکہ کسی نے بھی
پوری بکری قربان نہیں کیا ہے اور جو حدیث میں ہے اے اللہ یہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے،اس کو ثواب میں شرکت
پر محمول کیا جائے گا اور یہ جائز ہے، اسی بنا پر اہل علم نے کہا ہے کہ آدمی اپنی
قربانی کے ثواب میں دوسروں کو شریک کرسکتا ہے اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ
شریک کو اس کا ثواب ملے گا تو یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر وہ شریک مردہ ہو تو صدقہ
پر قیاس کرتے ہوئے اسے بھی ثواب ملے گا۔(حواشی الشروانی وابن
القاسم العبادی الجزء التاسع ص ۴۳۳)

چھٹی دلیل: امام نووی رحمہ اللہ التوفی سنہ ۶۷۶ لکھتے ہیں''الشَّاةُ
الْوَاحِدَةُ لَا يُضَحَّى بِهَا إلَّا عَنْ وَاحِدٍ، لَكِنْ إذَا ضَحَّى بِهَا وَاحِدٌ مِنْ
أَهْلِ بَيْتٍ تَأَتَّى الشِّعَارُ وَالسُّنَّةُ لِجَمِيعِهِمْ، وَعَلَى هَذَا حَمْلُ مَا رُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ وقَالَ: اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ
مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَكَمَا أَنَّ الْفَرْضَ يَنْقَسِمُ إلَى فَرْضِ عَيْنٍ
وَفَرْضِ كِفَايَةٍ، فقدذكر واأَنَّ التضحِيَةَ كَذَلِكَ، وَأَنَّ التَّضْحِيَةَ
مَسْنُونَةٌ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ. قلتُ: وَقَدْ حَمَلَ جَمَاعَةُ الْحَدِيثِ على

الاشتراکِ فی الثوابِ'' ایک بکری کی قربانی ایک ہی آدمی کی طرف سے کی جائے گی لیکن گھر میں سے کوئی ایک قربانی کر دے گا تو قربانی کی سنت اور شعار تمام لوگوں کو حاصل ہو جائے گا، اور نبی کریم سے مروی حدیث کہ آپ نے دو مینڈھے قربان کئے اور فرمایا: ''اللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اسے اسی بات پر محمول کیا گیا ہے۔ اور جس طرح فرض کی دو قسمیں ہیں فرض عین اور فرض کفایہ، علماء نے ذکر کیا ہے قربانی بھی اسی طرح ہے، اور قربانی گھر والوں پر مسنون ہے میں (امام نووی) کہتا ہوں اس حدیث کو محدثین نے اشتراک فی الثواب پر محمول کیا ہے

(روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین الجزء الثالث ص ۱۹۸)

ساتویں دلیل: الشروانی م ۱۳۰۱ اور العبادی م ۹۲۲ لکھتے ہیں: ''ذکر المصنف فی شرح مسلم۔ أَنَّهُ اِنْ أَشْرَكَ غَيْرَهُ فِي ثَوَابِهَا جَازَ۔ كَأَنْ يَقُولَ أَشْرَكْتُكَ أَوْ فُلَانًا فِي ثَوَابِهَا وَ ظَاهِرُهُ وَلَوْ بَعْدَ نِيَّةِ التَّضْحِيَةِ لِنَفْسِهِ وَهُوَ قَرِيبٌ''

مصنف رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ اگر قربانی کرنے والا کسی دوسرے کو قربانی کے ثواب میں شامل کرے تو یہ جائز ہے، مثلاً یوں کہے میں تجھے یا فلاں کو اس کے ثواب میں شامل کر رہا ہوں اگرچہ اپنی ذات کی طرف سے قربانی کی نیت کرنے کے بعد ہی سہی۔ (حواشی الشروانی وابن القاسم العبادی علی تحفۃ المحتاج الجزء التاسع ۴۲۸)

آٹھویں دلیل: صاحب الجموع شرح المھذب لکھتے ہیں ''قَالَ الرَّافِعِيُّ: الشَّاةُ الْوَاحِدَةُ لَا يُضَحَّى بِهَا إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ، لٰكِنْ إِذَا ضَحَّى بِهَا وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ تَأَتَّى الشِّعَارُ وَ السُّنَّةُ لِجَمِيعِهِمْ، وَ عَلَى هٰذَا حُمِلَ مَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ قَالَ: اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَقَدْ حَمَلَ جَمَاعَةُ الْحَدِيثِ المذکور علی الاشتراکِ فی الثوابِ'' رافعی کہتے ہیں ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی کی جائے گی لیکن جب گھر والوں میں سے کوئی ایک قربانی کر دے تو شعار اور سنت تمام لوگوں کو حاصل ہوگی اور اسی پر اس روایت کو محمول کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مینڈھا قربان کرتے ہوئے کہا

تھا اے اللہ! تو اسے محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما اور محدثین نے حدیث مذکور کو اشتراک فی الثواب پر محمول کیا ہے (المجموع شرح المہذب للنووی المجلد الثامن ص ۳۴۸)

نویں دلیل: احمد جنگ۔ المبسوط ص ۴۰۷ پر لکھتے ہیں (ایک گھرانے میں) ایک بکری کے قربانی دینے سے دوسروں پر قربانی دینے کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی مگر قربانی دینے والے ہی کو ثواب ملے گا رملی کا قول ہے کہ ثواب بھی سب کو ملے گا۔

دسویں دلیل: شیخ الحدیث محمد ابراہیم، تحفۃ الباری ج ۳ ص ۲۰۶ میں لکھتے ہیں۔ (ایک گھرانے میں سے) کوئی ایک انجام دے تو بقیہ سے اسکا مطالبہ ساقط ہوگا، گرچہ ثواب صرف قربانی کرنے والے کو ملے گا البتہ امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا ہے ''اگر وہ دوسروں کو ثواب میں شریک کرے تو یہ جائز ہے''۔

گیارھویں دلیل: مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی ایک فتوی کے آخر میں لکھتے ہیں ''مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ایک بکرے کی قربانی ایک ہی کی طرف سے ہوگی البتہ ثواب میں گھر والوں کو شریک کیا جاسکتا ہے۔ کوکن کی آواز جلد ۱۵ ش ۱۲ ص ۲۔

بارھویں دلیل: مولانا دانش بن نعیم لانبے لکھتے ہیں:

بے شمار صحیح اور مستند احادیث سے ثابت ہے کہ جو صاحب ثروت نہیں، غریب ہیں اور قربانی کرنا چاہتے ہیں تو ان کو اس بات کی اجازت ہے۔ بلکہ سنت ہے کہ پورے کنبہ یا عیال کی طرف سے ایک جانور پر قربانی کی جائے گی ایک بکرے یا دنبہ کی قربانی کے ثواب میں پورے کنبہ یا عیال کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ کوکن کی آواز ج ۱۵ ش ۱۴ ص ۳۔

پمفلٹ کی تنگ دامنی مزید باتوں کی متحمل نہیں ہے تاہم دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ فقہ شافعی میں بھی پورے گھر کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کافی ہے۔

افسوس! کہ معترض حضرات اپنے گھر کی شہادتوں سے بھی واقف نہیں اور حدیث رسول ﷺ سے مطمئن بھی نہیں ہوتے۔ فیا للعجب!